سوال

(174) چندہ اکٹھا کر کے کار خیر میں خرچ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید اطراف واکناف سے چندہ وصول کر کے کار خیر میں صرف کیا کرتا ہے مثلاً مسجد ومدرسہ وخرچ نکاح بل وتالاب وغیرہ آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر ان امور کی واقعی ضرورت ہو تو چندہ وصول کر کے ان امور میں صرف کرنا جائز ہے ورنہ ناجائز۔

عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - فِي صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ : فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلاَلاً فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى (وفی روایۃ : الظہر) ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ : { يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ } إِلَى آخِرِ الآيَةِ { إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا } وَالآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ : { اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ } تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ، مِنْ دِرْهَمِهِ، مِنْ ثَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُرِّهِ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ (حَتَّى قَالَ) وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ» قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ : ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ [1] (رواہ مسلم)

(جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم دن کے آغاز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ کچھ لوگ آئے جو ننگے پاؤں اور ننگے بدن تھے انھوں نے اونی دھاری دار یا عام چادریں پہن رکھی تھیں اور وہ تلواریں حمائل کیے ہوئے تھے ان میں سے اکثر بلکہ سب مضر قبیلے سے تھے ان کی تنگ حالی اور بھوک دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے گئے پھر باہر آگئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان دینے کا حکم دیا۔۔ انھوں نے اذان و اقامت کہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کروائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا :

يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ ١ ... سورة النساء

(اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا) اور سورۃ الحشر کی آیت تلاوت کیا :

اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ... ١٨ ... سورة الحشر

(اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو) پس کسی نے دینار صدقہ کیا کسی نے درہم کسی نے کپڑا کسی نے گندم کا صاع اور کسی نے ایک صاع کھجوریں صدقہ کیں حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کرو" راوی بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی ایک تھیلی اٹھاتے

ہوئے آیا قریب تھا کہ اس کا ہاتھ اسے اٹھانے سے عاجز آجائے بلکہ عاجز ہی آگیا پھر لوگ مسلسل آنے لگے ۔ الحدیث)[2] کتبہ : محمد عبداللہ(18/محرم 1327ھ)

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1017)

[2]۔**1839**۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال قال : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((مایزال الرجل یسال الناس حتی یاتی یوم القیامۃ لیس فی وجہ مزعۃ لحم "

(متفق علیہ : صحیح البخاری رقم الحدیث : 174) صحیح مسلم :104/1040)

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب وہ روز قیامت پیش ہوگا تو اس کے چہرے پر کوئی گوشت نہیں ہوگا ۔"

عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((المسائل کدوح یکدح بہا الرجل وجہہ فمن شاءَ ابقی علی وجہہ ومن شاء ترکہ ان یسال الرجل ذا سلطان اوفی امر لایجد منہ بدا"

رواہ ابوداوَدالترمذی والنسائی) (سنن ابی داوَد رقم الحدیث :1639) سنن الترمذی رقم الحدیث :681وقال صحیح سنن النسائی رقم الحدیث :26)

"سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سوال کرنا خراش ہے آدمی ان کی وجہ سے اپنے چہرے پر خراشیں ڈالتا ہے جو چاہے انھیں اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے انھیں ترک کردے البتہ آدمی بادشاہ سے سوال کرے یا کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو پھر سوال کرنا جائز ہے ۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الزکاۃ والصدقات، صفحہ:348

محدث فتویٰ